اسلام آباد کا سانحۂ کرب وبلا

بیدار بخت
اسلام آباد

10 'جولائی' تاریخ اسلام کا وہ سیاہ دن ہے جب کئی دنوں تک پانی وخوراک سے محروم رکھنے اور زہریلی گیس پھینک کر ہوا بھی چھین لینے کے بعد' سفید فاسفورس کے ممنوعہ آتشیں بموں سے ایک ہزار سے زیادہ ننھی منی معصوم طالبات کو زندہ جلادیا گیا' چشم انسان نے پوری انسانی تاریخ میں ظلم وسفا کی کا ایسا منظر کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ تاریخ کا یہ پہلا انوکھا واقعہ ہے کہ کسی ملک کی بہادر فوج نے اپنے ہی ملک کی معصوم بچیوں کو یوں بے رحمانہ طریقے سے مارا بلکہ زندہ جلادیا' ظلم کی تاریخ میں یہ بدترین ظلم ہے جسے سفید فاسفورس کے دھوئیں نے سیاہ ترین کردیا۔

اس سانحہ کو دو ماہ ہونے کو ہیں مگر اب بھی کسی محفل میں یا گھر میں سانحۂ کا ذکر آجائے تو فضا سوگوار اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں' ٹیلی ویژن سکرین یا اخبارات کے صفحات پر جب اس سانحہ کے بڑے مجرم کی تصویر پر نظر پڑتی ہے تو غصے سے بہتوں کے چہرے سرخ ہوجاتے ہیں اور اس بڑے مجرم کے خلاف بددعائیں اور بدترین ابنی بدترین صورت میں زبان پر آجاتی ہیں' یزید کے بعد یہ دوسرا ''مسلمان'' ہے جس کو مسلمانوں کی اس قدر بددعائیں مل رہی ہیں' اور کیوں نہ ملیں کہ جنرل پرویز سے پہلے تاریخ میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ملتا جب اتنی بڑی تعداد میں قرآن اور کتب حدیث کے نسخے جلائے گئے یا کسی گندے نالے میں پھینکے گئے ہوں' اندلس کے پادریوں نے لاکھوں کتب جلائیں مگر ان میں قرآن اور احادیث کے نسخوں کی تعداد اتنی نہ ہوگی جتنی جامعہ حفصہ میں پرویزی سپاہ کے سیاہ بوٹوں اور آگ کی بے حرمتی کا شکار ہوئی۔

نیوز ایجنسی آئی این پی نے اسلام آباد سے 23 جولائی کو ایک خبر جاری کی' خبر میں بتایا گیا ہے کہ ''وفاقی دارالحکومت کے وسط میں قائم دینی درسگاہ جامعہ حفصہ کی عمارت ''آپریشن سائیلنس'' کے بعد ڈراؤنا خواب بن گئی' ملبے سے جلے ہوئے کپڑے خون آلود جوتیاں' شہید شدہ قرآن پاک کے نسخے' طلبہ وطالبات کی ذاتی استعمال کی کٹی پھٹی اشیاء' بدبو' تعفن اور مکھیوں کی بھرمار نے تعمیراتی عمل میں مصروف مزدوروں کے حواس کو معطل کردیا۔ تعمیرات وملبے کی صفائی میں مشغول ایک مزدور نے نام نہ بتانے کی شرط پر بتایا کہ جامعہ حفصہ کی عمارت میں دوران کام مختلف اشیاء کو دیکھ کر مزدوروں میں خوف کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں بچوں اور بچیوں کی جگہ اب بلیاں اور مرغیاں گھوم رہی ہیں' بلیاں جب عجیب آوازیں نکالتی ہیں تو پوری عمارت میں خوف کی ایک فضا پیدا ہوجاتی ہے' ہمیں رات کو بھی یہ عمارت سونے نہیں دیتی' میرے ساتھ کام میں مشغول اکثر مزدور ذرا سی آہٹ سے گھبرا جاتے ہیں اور ہر لمحے یہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں اس عمارت میں ہم زندہ دفن نہ ہوجائیں۔ مزدور کے مطابق وہ ایک مضبوط اعصاب کا مالک ہے تاہم یہاں پر کام کرتے ہوئے اس کے اعصاب بھی جواب دے گئے ہیں' ایک

اور مزدور نے بتایا کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں قرآن کی آوازیں آتی تھیں' ایک خوبصورت اور پر رونق جگہ کو نہ جانے کس کی نظر لگ گئی' ان معصوم بچیوں کے خون کا حساب کون دے گا' گھر جاتا ہوں تو ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ کا عذاب مجھ پر نہ آ جائے لیکن پھر دل کو تسلی دیتا ہوں کہ ہم تو اس کی صفائی کر رہے ہیں' ہمیں تو اس کا اجر ملے گا۔''

ایک اور شہادت ملاحظہ فرمائیں' ارشاد احمد ارشد صاحب مجلّہ ''دعوۃ'' میں لکھتے ہیں:

''آب پارہ میں ایک شخص سے میری ملاقات ہوئی جس کا 17 سالہ بھائی ابوبکر لال مسجد آپریشن میں شہید ہو چکا ہے۔ وہ کہتا ہے: مجھے آپریشن کے فوراً بعد معلوم ہوا کہ مسجد اور جامعہ کی صفائی سی ڈی اے کے خاکروب کر رہے ہیں' لہٰذا میں اپنے جاننے والے خاکروبوں کی تلاش میں نکلا' تین دن بعد میری چند خاکروبوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا: ہم نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ میں جو صفائی کی' وہ گولیوں سے چھلنی لاشوں اور بکھرے ہوئے انسانی اعضا کو اٹھانے اور تابوتوں میں بند کرنے کی صفائی تھی ایک خاکروب کا کہنا تھا: ہر جگہ انسانی اعضاء اور گوشت کے لوتھڑے تھے۔ مسجد کا فرش' سیڑھیاں تہہ خانے' بیت الخلاء منبر و محراب اور پانی کا تالاب الغرض ہر جگہ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے خون کا چھڑکاؤ کر دیا ہو' اینٹوں اور ملبے کے ڈھیر' کٹی پھٹی کھوپڑیاں' کھوپڑیوں میں لڑکیوں کے بالوں کے گچھے' آنکھوں کے ڈھیلے اور بعض کھوپڑیوں میں جما ہوا خون عجیب ڈراؤنا اور وحشت ناک منظر تھا' بہت کم لاشیں سلامت اور اصلی حالت میں تھیں' لاشوں کو دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے کسی نے انکے معدوں میں پٹرول انڈیل کر آگ لگا دی ہو' یا جسموں کے ساتھ ڈائنامائٹ باندھ کر انہیں اڑا دیا ہو۔ جامعہ حفصہ کی حالت بہت ہی ابتر اور خوفناک تھی' وہاں بعض جگہوں پر اتنا خون تھا کہ پاؤں پھسل جاتا تھا' بعض لاشیں انتہائی ناگفتہ بہ حالت میں تھیں' یہاں بھی اکثر لاشیں کٹی پھٹی تھیں۔ بچیوں کے خون آلود کپڑے اور گولیوں سے تار تار دوپٹے اور برقعے ہر طرف بکھرے پڑے تھے' اگرچہ آرمی کا سخت پہرا تھا مگر بلیاں کسی نہ کسی طرف سے خون اور گوشت کی بو سونگھ کر آ نکلتیں۔ بلیاں لاشوں اور گوشت کے لوتھڑوں کو سونگھتی ضرور تھیں مگر کھاتی نہیں تھیں شاید اس لیے کہ دوران حملہ زہریلا بارود استعمال ہوا تھا۔ ہمارا کام لاشوں' اعضاء اور گوشت کے انسانی لوتھڑوں کو تابوتوں میں بند کرنا تھا۔ مجھے نہیں یاد کہ ہم نے کسی تابوت میں کوئی مکمل یا صرف ایک ہی لاش بند کی ہو۔ بہت سے تابوتوں میں ملے جلے اعضا ڈال دیئے گئے' ایسے بھی تابوت تھے جن میں دھڑ کسی کا تھا تو ٹانگیں کسی اور کی۔

ارشاد احمد کے اندازے کے مطابق جامعہ حفصہ میں کم از کم چار ہزار قرآن مجید کے نسخے جلائے یا گندے نالے میں پھینکے گئے' جبکہ لال مسجد میں بھی ایک ہزار سے زائد قرآن مجید سادہ اور ترجمے والے تھے اور دو اڑھائی ہزار پاروں کے سیٹوں کی صورت میں تھے' تفاسیر' کتب احادیث اور چھ ہزار طالبات کی نصابی کتب اس کے علاوہ تھیں۔

ہنگو کا سید گل شاہ اپنے بیٹے جمیل بادشاہ کے بارے میں بتاتا ہے: ''میں 11 جولائی کو اپنے بیٹے کی تلاش میں آیا۔ 19 جولائی کو پمز ہسپتال میں بیٹے کے دو دوستوں سے ملاقات ہوئی' انہوں نے بتایا: 9 جولائی کو جمیل بادشاہ مسجد کے ہال میں بیٹھا قرآن کی تلاوت کر رہا تھا' کہ اچانک ایک گولہ آیا جس سے جمیل کو آگ لگ گئی اور وہ زندہ جل کر شہید ہو گیا۔''

عبدالخالق جامعہ فریدیہ کے ایک سترہ سالہ طالب علم ابوبکر شہید کا بھائی ہے' وہ بتاتا ہے کہ میرے والد کا اصرار تھا کہ ابوبکر باہر آ جاؤ۔ والد' والدہ اور میں اس سے بار بار رابطہ کرتے' اسے کہتے کہ باہر آ جاؤ۔ ہمارا اس سے آخری رابطہ پانچ جولائی کو شام چھ بجے ہوا۔ والد نے اسے پھر باہر آنے کے لیے کہا تو وہ کہنے لگا: میرے اردگرد قرآن مجید کے شہید نسخوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے'

گولیاں قرآن کے اوراق سے آر پار ہو رہی ہیں اور میرے بہت سے دوست زخمی یا شہید ہو چکے ہیں' ایسے حالات میں میرا ضمیر مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں ان افسروں کے ہاتھوں گرفتاری دے دوں جن کے ہاتھ قرآن مجید کی شہادت اور توہین سے آلودہ ہیں۔'' ہم فون پر اس کی بات سن رہے تھے کہ اچانک دھماکا ہوا اور ہمارے بھائی کا موبائل خاموش ہو گیا۔ اس کے تین دوستوں کے نمبر بھی ہمارے پاس تھے' ان پر رابطہ کیا تو وہ بھی خاموش تھے' بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارا بھائی شہید ہو چکا ہے' ابھی تک ہمیں بھائی کی لاش نہیں ملی' عبدالخالق کہتے ہیں' دو دن بعد مجھے معلوم ہوا کہ تین فوجی ٹرکوں کے ذریعے لاشیں شہالہ پولیس اکیڈمی لائی گئیں ہیں۔ ہم وہاں پہنچے تو پولیس نے اندر داخل نہ ہونے دیا۔ ہم نے اصرار کیا تو گولی مارنے کی دھمکی دی گئی' وہاں مقامی لوگوں نے بتایا کہ رات کے وقت بلڈوزروں کے ذریعے گڑھے کھود کر سینکڑوں لاشیں دفنا دی گئی ہیں۔''

ہفت روزہ ضرب مومن میں ایک اور طالبہ کا انٹرویو شائع ہوا ہے' جس میں ایک سوال جامعہ حفصہ میں پڑی لاشوں کے بارے میں تھا' وہ طالبہ بتاتی ہیں: جامعہ میں تعمیرات کے لیے کدالیں اور بیلچے وغیرہ رکھے ہوئے تھے۔ ہم پانچ چھ بہنیں دو گڑھے اجتماعی قبریں کھودنے کی نیت سے کدالیں لے کر آئیں۔ ڈسپنسری پوری لاشوں سے بھر چکی تھی اس لیے کہ باہر جتنی بھی لاشیں تھیں ان کے اوپر ہی سیکیورٹی والے فائرنگ کرتے تھے' جس سے ان کے جسم چھلنی ہو گئے تھے' بعض طلبہ نے ان لاشوں کو ڈسپنسری میں لا کر رکھ دیا تھا' ایک گڑھے میں بہنوں کو دفنا دیں گی اور طلبہ کو طالب علم بھائی خود ہی دفنا دیں گے' ابھی ہم گڑھا کھود ہی رہی تھیں کہ درختوں اور بلڈنگوں میں لگے خفیہ کیمروں کے ذریعے انہوں نے ہماری حرکات دیکھ لیں اور شدید فائرنگ شروع ہوئی' ہمارے برقعے چونکہ کھلے تھے اس لیے کئی بہنوں کے برقعوں سے گولیاں آر پار ہو گئیں لیکن زخمی ہونے سے محفوظ رہیں اسلئے مجبوراً ہم نے لاشوں کو اسی حالت میں چھوڑ دیا۔ جب سیکیورٹی والوں کو پتہ چلا کہ یہاں طالبات موجود ہیں تو انہوں نے زبردست شیلنگ شروع کر دی جس سے ایک کمرے میں موجود تقریباً ساری طالبات بے ہوش ہو گئیں۔ اس کے بعد اس کمرے میں سیکیورٹی فورسز نے گولے پھینکے جس سے کمرے میں آگ لگ گئی اور چالیس طالبات اسی وقت زندہ جل کر شہید ہو گئیں۔ ہم ان کی چیخیں اور بلکنا سن رہی تھیں لیکن ہم کیا کر سکتی تھیں۔ ہم نے اوپر جانے کی بڑی کوشش کی لیکن وہاں جانے کا کوئی فائدہ ہی نہیں تھا۔ نہ پانی تھا نہ آگ بجھانے کا کوئی اور ذریعہ...... اور پھر چاروں طرف شدید فائرنگ بھی ہو رہی تھی' جب ہم بعد میں اوپر گئیں تو ہم نے الماری کے قریب ایک 10' 12 سالہ چھوٹی بچی کی جلی ہوئی لاش دیکھی جس نے شاید آگ سے بچنے کے لیے الماری میں گھسنے کی کوشش کی تھی' لیکن الماری میں بھی آگ لگ گئی تھی اور سارے کپڑے جل گئے تھے' وہ چھوٹی بچی بھی الماری میں جلی ہوئی پڑی تھی۔''

فاسفورس کی بھٹی میں جل کر شہید ہو جانے والی ان کلیوں کی ہزار سے زیادہ دلخراش داستانیں ہیں' ہر داستان جگر پاش پاش کر دینے والی ہو گی مگر فاسفورس کی بھٹی میں جل جانے والوں کی داستانیں تو سنانے والا ہی کوئی نہیں بچا' یہ راز تو روز محشر ہی کو فاش ہو گا جب ظالم اس جرم کی پاداش میں جہنم کے بدترین گڑھے میں ڈالے جائیں گے اور وہاں کوئی ٹینک کام آئے گا نہ بکتر بند گاڑی' اور نہ امریکہ' ڈالروں کا بوجھ جہنم کی پاتال میں ڈبوتا ہی چلا جائے گا۔

☆......☆......☆